بشارت کا مرکز — سبق نمبر 8

آج آپ نیکدیمس ہو سکتے ہیں (یوحنا 3)

کچھ گفتگو ایسی ہوتی ہیں جنہیں ہم ساری زندگی یاد رکھتے ہیں۔ اس لیے نہیں کہ وہ گھنٹوں جاری رہیں۔ اس لیے نہیں کہ وہ شاندار تھیں۔ اس لیے نہیں کہ وہ کسی ہجوم کے سامنے ہوئیں۔ ہم انہیں یاد رکھتے ہیں کیونکہ ہمارے اندر کچھ بدل گیا۔

شاید اس وقت ہم سب کچھ سمجھ بھی نہیں پائے تھے۔ شاید دن، مہینے یا سال لگ گئے یہ پوری طرح سمجھنے میں کہ ہم نے کیا سنا تھا۔ لیکن پھر بھی ہم اس لمحے کی طرف اشارہ کر کے کہہ سکتے ہیں: "وہیں سے کچھ شروع ہوا تھا۔"

بائبل ہمیں ایسی ہی ایک گفتگو کے بارے میں بتاتی ہے۔ یہ کسی مندر میں نہیں ہوئی، نہ کسی عوامی خطبے کے دوران، نہ ہزاروں لوگوں کے سامنے۔ یہ رات کو ہوئی۔

نیکدیمس نامی ایک شخص عیسیٰ کو ڈھونڈنے گیا۔ اور اگرچہ وہ شاید نہیں جانتا تھا، لیکن وہ اپنی پوری زندگی کے سب سے اہم فیصلے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

آگے بڑھنے سے پہلے، میں آپ کو ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ چند لمحوں کے لیے، نیکدیمس کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیں۔ تاریخی شخصیت کو بھول جائیں، فریسی کو، اسرائیل کے استاد کو۔ آج آپ خود وہ شخص ہو سکتے ہیں۔

کیونکہ یہ ممکن ہے کہ آپ خدا کے بہت قریب ہوں اور پھر بھی محسوس کریں کہ کچھ کمی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ آپ آیات جانتے ہوں اور پھر بھی سوالات رکھتے ہوں۔ یہ ممکن ہے کہ آپ عیسیٰ کی تعریف کرتے ہوں لیکن ابھی تک پوری طرح نہ سمجھے ہوں کہ وہ ہماری زندگی میں کیا کرنا چاہتا ہے۔ نیکدیمس ایک قابلِ احترام شخص تھا: دین دار، عالم، مخلص۔ وہ بالکل وہی شخص تھا جسے زیادہ تر لوگ خدا کے قریب سمجھتے، پھر بھی وہ جوابات تلاش کر رہا تھا۔

اس کے لیے عاجزی درکار ہے۔ بہت زیادہ عاجزی۔ کچھ لوگ سوال نہیں کرتے کیونکہ انہیں یہ جاننے کا ڈر ہوتا ہے کہ وہ اتنا نہیں جانتے جتنا وہ سمجھتے تھے۔ نیکدیمس نے اس کے برعکس کیا: وہ گیا، اس نے پوچھا، اس نے سنا، اور اس نے عیسیٰ کو اجازت دی کہ وہ ان باتوں پر سوال اٹھائے جن پر اس نے اپنی پوری زندگی کی بنیاد رکھی تھی۔

شاید یہیں سے ہم میں سے بہت سوں کا سفر شروع ہوتا ہے۔ اس وقت نہیں جب ہمارے پاس تمام جوابات ہوں، بلکہ اس وقت جب آخرکار ہم یہ مان لیں کہ ہمارے پاس ابھی بھی سوالات ہیں۔

جتنا آپ سوچتے ہیں اس سے کہیں زیادہ قریب

پچھلے کسی سبق میں، ہم نے عیسیٰ کا ایک جملہ دیکھا تھا جو میرے دل میں ہمیشہ کے لیے بس گیا: "تم خدا کی بادشاہی سے دور نہیں ہو" (مرقس 12:34)۔ دور نہ ہونے کا مطلب اندر ہونا نہیں ہے۔ ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔

آپ ایک دروازے کے قریب کھڑے ہو سکتے ہیں اس سے گزرے بغیر۔ آپ ایک گھر کی تعریف کر سکتے ہیں اس میں داخل ہوئے بغیر۔ آپ ایک میز کو دیکھ سکتے ہیں اس پر بیٹھ کر کھائے بغیر — اور آپ مسیح کو جان سکتے ہیں ابھی تک اس کی پکار کا جواب دیے بغیر۔

نیکدیمس قریب تھا۔ اتنا قریب کہ ایک رات اس نے خود عیسیٰ کو تلاش کرنے کا فیصلہ کیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ عیسیٰ نے نہ تو اسے مبارکباد دے کر بات شروع کی، نہ اس کے علم کو نمایاں کیا، نہ اس کی روحانی کامیابیوں کی فہرست دی۔ تقریباً فوراً ہی اس نے گفتگو کو ایک غیر متوقع رخ کی طرف موڑ دیا — ایسی چیز جسے نیکدیمس تلاش نہیں کر رہا تھا، ایسی چیز جو اس ملاقات کی سمت مکمل طور پر بدل دینے والی تھی۔

تمام سوالات کے پیچھے چھپا ہوا سوال

ہم اکثر یہ سمجھتے ہیں کہ لوگوں کو مزید معلومات کی ضرورت ہے۔ کبھی کبھار یہ سچ ہوتا ہے۔ لیکن کبھی ضرورت اس سے کہیں گہری ہوتی ہے: کچھ لمحات ایسے ہوتے ہیں جب کسی شخص کو صرف کچھ نیا سیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ کچھ نیا بن جانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ایک بہت بڑا فرق ہے۔

نیکدیمس ایک شاگرد کی طرح آیا۔ عیسیٰ نے اس سے ایسے بات کرنا شروع کی جیسے وہ کسی ایسے شخص سے بات کر رہا ہو جسے کچھ جینے کی ضرورت ہو۔ نیکدیمس سمجھ کی تلاش میں آیا تھا؛ عیسیٰ نے تبدیلی کے بارے میں بات کرنا شروع کی۔ نیکدیمس ایک وضاحت کا منتظر تھا؛ عیسیٰ نے اسے ایک نئی شروعات کی طرف اشارہ کیا۔

یہاں یہ کہانی صرف نیکدیمس کی کہانی نہیں رہتی، کیونکہ یہی سوال آج بھی اتنا ہی درست ہے۔ فریسیوں کے لیے نہیں۔ دینی رہنماؤں کے لیے نہیں۔ پہلی صدی کے لوگوں کے لیے نہیں۔ ہمارے لیے۔

کیا یہ ممکن ہے کہ ہم برسوں سے خدا کی باتوں کے گرد گھومتے رہے ہوں اور پھر بھی ہمیں کچھ گہرا چاہیے ہو؟ کیا یہ ممکن ہے کہ ہم بادشاہی کے قریب ہوں لیکن ابھی تک اس میں داخل نہ ہوئے ہوں؟ کیا یہ ممکن ہے کہ ہم عیسیٰ کی تعریف کریں بغیر واقعی اسے اپنی زندگی سونپے؟

وہی چیلنج: کل نیکدیمس نے اسے جیا، آج ہم اسے جیتے ہیں

ہم اکثر یوحنا 3 کو یہ جانتے ہوئے پڑھتے ہیں کہ کہانی کیسے ختم ہوتی ہے۔ نیکدیمس کو یہ سہولت حاصل نہیں تھی۔ اس رات اسے تمام جوابات نہیں ملے — وہ سوچتے ہوئے واپس گیا۔

اور شاید ہم بھی اسی چیز سے جدوجہد کرتے ہیں: یہ پہچاننا کہ کیا چیز خدا کی طرف سے آتی ہے اور کیا چیز ہماری اپنی کوشش سے۔ نیکدیمس نے مطالعہ کیا تھا، بہت کچھ حاصل کیا تھا، ایک قابلِ تعریف دینی زندگی بنائی تھی۔ لیکن عیسیٰ نے اس سے ایسی چیز کے بارے میں بات کی جو کوئی بھی خود کے لیے حاصل نہیں کر سکتا: "اگر کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو تو وہ خدا کی بادشاہی کو نہیں دیکھ سکتا" (یوحنا 3:3)۔ کوئی بھی خود کو جنم نہیں دیتا۔ پیدائش عطا کی جاتی ہے۔ خدا نیکدیمس میں جو کرنا چاہتا تھا، وہ کچھ ایسا نہیں تھا جو اس کی محنت پیدا کر سکتی۔

خدا کے ساتھ کچھ گفتگو ایسی ہوتی ہیں: وہ فوری نتیجہ پیدا نہیں کرتیں، بلکہ ایک بیج ہوتی ہیں جو بڑھنا شروع کرتا ہے۔ ایک سوال جسے مزید نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ ایک بے چینی جو جانے سے انکار کرتی ہے۔

نیکدیمس کو ابھی اس کا علم نہیں تھا، لیکن وہ بار بار اپنے خیالات میں عیسیٰ سے ملنے والا تھا۔ ہم بعد میں اسے اپنے ساتھیوں کے سامنے ہچکچاتے ہوئے اس کا دفاع کرتے دیکھتے ہیں (یوحنا 7:50-52)۔ آخرکار ہم اسے صلیب کے پاس دیکھتے ہیں، وہ چیزیں لاتے ہوئے جو دفن کے لیے ضروری تھیں (یوحنا 19:39)۔ اس رات کچھ شروع ہوا تھا، اگرچہ وہ ابھی تک تصور نہیں کر سکتا تھا کہ یہ کہاں تک پہنچے گا۔

کیونکہ شاید، نیکدیمس کی طرح، آپ کو ابھی تک نہیں معلوم کہ خدا آپ کو کہاں لے جا رہا ہے۔ اور شاید، نیکدیمس کی طرح، آپ اپنی پوری زندگی کے سب سے اہم فیصلے کے قریب پہنچ رہے ہیں۔

اگر آج عیسیٰ میرے سامنے بیٹھا ہوتا، جیسے وہ اس رات نیکدیمس کے سامنے بیٹھا تھا: "اگر نیکدیمس کو، اتنا سب جاننے کے باوجود، عیسیٰ کو سننے کی ضرورت تھی، تو مجھے ابھی بھی کیا سننے کی ضرورت ہے؟"

سوالات؟ adelzotto@live.com — مزید چاہیے؟ www.Juan832.com